ڈاکٹر محمد سلیم قاسمی *

اصولِ تخریج حدیث ونقد اسانید

فن تخریج حدیث ان اصول وقواعد کو کہتے ہیں جن کی واقفیت سے کسی حدیث کا تلاش کرنا اور اس کے متابعات وشواہد تک پہونچنا آسان ہوتا ہے، نیز ان اصول وقواعد سے حدیث کا مقبول ہونا یا غیر مقبول ہونا بھی معلوم ہوجاتا ہے۔

اس علم کی مدد سے طالب علم کسی ایک موضوع پر نہ صرف حدیث کی مختلف مصادر جیسے جوامع، مسانید، سنن، معاجم وغیرہ میں منتشر احادیث جمع کرنے پر قادر ہوسکتا ہے بلکہ جمع شدہ نصوص/ احادیث کی اسانید پرکھنا یعنی ان کی صحت وسقم کا فیصلہ کرنے کا ملکہ بھی حاصل ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس فن سے واقف طالب علم کو نص/ حدیث کے معنیٰ ومفہوم سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ اس لیے کہ حدیث کا جو لفظ/ الفاظ سامنے ہوتے ہیں اس میں مختلف معانی اور تاویلات کے امکان ہوتے ہیں مگر جب ذخیرہ حدیث سے اس کے مختلف الفاظ نکال کر مجموعی طور پر غور کیا جاتا ہے تو کوئی ایک معنیٰ ومفہوم متعین ہوجاتا ہے۔ اس طرح نصوص کی باطل تاویلات سے طالب علم محفوظ رہتا ہے۔

یہ وہ بنیادی قواعد ہیں جن کے بغیر ذخیرہ حدیث سے صحیح معنوں میں نہ تو استفادہ ہوسکتا ہے اور نہ ہی باطل افکار ونظریات کا مقابلہ۔ اس لیے حدیث کے ہر طالب علم کے لیے ان اصول سے واقفیت ضروری ہے۔

اصول تخریج:

جس حدیث کی تخریج مطلوب ہے اس کی متعدد صورتیں ہوسکتی ہیں:

(۱) کبھی وہ حدیث ہمارے سامنے سند ومتن سمیت پوری موجود ہوتی ہے (۲) کبھی متن کے ساتھ سند تو پوری نہیں ہوتی مگر اس کا اولیں راوی مثلاً صحابی کا نام معلوم ہوتا ہے۔ (۳) کبھی اس کا صرف متن موجود ہوتا ہے، سند/ راوی کا نام نہیں معلوم ہوتا۔ (۴) کبھی اس کے متن کا صرف ایک ٹکڑا موجود ہوتا ہے (۵) اور کبھی سرے

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

سے حدیث کے الفاظ غائب ہو کر صرف اس کا مفہوم ہی ذہن میں ہوتا ہے۔ یہ اور ان کے علاوہ مختلف صورتوں کے اعتبار سے تخریج کے الگ الگ اصول ہیں۔

پہلا طریقہ:

اگر حدیث مع سند و متن سامنے ہو یا اس کے اولیں راوی (صحابی) کا نام معلوم ہو تو اس سلسلہ میں حدیث کی درج ذیل انواع کتب کی طرف مراجعت کی جائے گی۔

۱- مسانید: جن میں ہر صحابی کی روایات ایک جگہ پر مذکور ہوتی ہیں خواہ صحابہ کا نام حروف ہجا کے اعتبار سے اس میں مذکور ہو یا اسلام میں سبقت، فضیلت یا قبائل و اوطان وغیرہ کی رعایت کے ساتھ ہو۔ جیسے مسند احمد اور مسند ابوداؤد طیالسی۔

۲- معاجم: وہ کتب کہلاتی ہیں جن میں حروف ہجا کے اعتبار سے صحابہ کے اسماء و روایات کا تذکرہ ہوتا ہے، جیسے طبرانی کی معجم الکبیر۔ معاجم میں یہ سب سے جامع کتاب ہے، اس کے علاوہ ابن قانع بغدادی کی معجم الصحابہ بھی مشہور کتاب ہے۔

۳- کتب اطراف: وہ کتب جن میں حدیث کے کسی ضروری و اہم حصہ کو ذکر کرنے کے بعد اس کی تمام اسناد کو جمع کیا جاتا ہے اور عموماً ان کی ترتیب مسانید کے انداز پر ہوتی ہے، جیسے حافظ جمال الدین مزی کی تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف جس میں صحاح ستہ و حدیث کی دیگر کتب میں وارد احادیث کی اسانید جمع کی گئی ہیں۔

اس طریقہ کو بنیاد بنا کر تخریج کی صورت یہ ہو گی کہ اس سلسلہ کی جس کتاب سے کام لینا ہو پہلے اس کے طریق ترتیب کو پیش نظر رکھ کر راوی کا نام تلاش کیا جائے۔ مطلوبہ راوی کا نام مل جانے پر اس کی روایت کردہ احادیث میں جانے سے مطلوبہ حدیث مل جاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد سے کوئی حدیث نکالنی ہو تو یہ بات ذہن میں رہے کہ امام احمد نے مختلف چیزوں کو پیش نظر رکھ کر صحابہ کے اسماء میں الگ الگ کئی ترتیبیں قائم کی ہیں، ایک ترتیب ان کی افضلیت کے اعتبار سے، ایک ان کی جائے قیام کے اعتبار سے، ایک ان کے قبائل کے اعتبار سے۔ لہٰذا ان چیزوں کو سامنے رکھ کر فہرست میں صحابی مذکور کا نام تلاش کرنا ہو گا اور پھر اس کے بعد ترتیب کے اعتبار سے جہاں اس کا نام ہو وہاں مطلوبہ حدیث کی جستجو کرنی ہو گی۔ چونکہ امام احمد نے متعدد ترتیبیں مختلف بنیادوں پر قائم کی ہیں اس لیے بہ کثرت ایسا ہوتا ہے کہ ایک صحابی کا اور اس کی احادیث کا ذکر کتاب کے متعدد مقامات میں ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں حدیث کے متلاشی کو زحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لیے بعض اہل علم نے محنت کر کے مسند میں مذکورہ تمام صحابہ کی ایک فہرست حروف ہجا کے اعتبار سے مرتب کر دی ہے جس میں یہ بھی نشاندہی کر دی ہے کہ کس صحابی کی روایات مسند کے کن اجزاء اور صفحات پر ہیں۔ یہ فہرست مسند کے جزء اول [illegible] ہوتی ہے۔

کی جامع ہے۔اس طرح یہ صحاح کی یکجا فہرست ہے۔اور حال ہی میں سعید بن زغلول نے ایک عظیم فہرست تیار کی ہے جس میں بڑی تعداد میں مصادر حدیث یکجا کیے گئے ہیں۔اس فہرست کا نام موسوعۃ اطراف الحدیث ہے جو شائع ہو چکی ہے لیکن ہنوز اس میں اضافہ کا کام جاری ہے۔

تیسرا طریقہ: موضوع حدیث

اگر ہمارے سامنے نہ تو حدیث کی سند ہو اور نہ ہی اس کا متن، بلکہ حدیث کا مضمون و مفہوم ذہن میں ہو تو ان کتابوں کی طرف مراجعت کرنی ہوگی جو موضوعات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہیں مثلاً:

(الف) جوامع مثلاً بخاری و مسلم

(ب) جوامع کے مستخرجات و مستدرکات

(ج) مجامع (یعنی دو یا دو سے زاید کتب کے مجموعے)

(د) کتب زوائد

(ہ) کتب سنن و مستخرجات سنن

(و) موطا و مصنفات

(ز) مفتاح کنوز السنۃ: یہ اس سلسلہ کی سب سے اہم کتاب بایں معنیٰ ہے کہ موضوعات کی بنیاد پر اس کو ۱۴ رکتب حدیث کی روایات کی فہرست کے طور پر مرتب کیا گیا ہے ان چودہ کتابوں میں صحاح ستہ و موطا امام مالک کے علاوہ مسند احمد، مسند طیالسی، مسند زید بن علی، سنن دارمی اور سیرت ابن ہشام، مغازی واقدی، طبقات ابن سعد شامل ہیں، یہ کتاب مستشرقین کی تیار کردہ ہے، اس کو انگریزی سے عربی میں محمد فواد عبدالباقی نے منتقل کیا ہے۔کتاب کی ترتیب موضوعات کے اعتبار سے بایں طور پر قائم کی گئی ہے کہ مذکورہ بالا مصادر کی تمام احادیث کے مضامین کی نمائندگی کرنے والے الفاظ کو حروف ہجا پر مرتب کیا گیا ہے۔کتاب کو استعمال کرنے سے پہلے اس کے شروع میں اس سلسلہ کی جو ہدایات درج ہیں ان کو ملحوظ رکھا جائے، جو مختصراً یہ ہیں کہ مسلم کے علاوہ صحاح ستہ و سنن دامی کی روایات کے لیے کتب اور ابواب دونوں کے نمبر شمار ذکر کیے جاتے ہیں، مسلم و موطا کے لیے کتب کے نمبرات کے ساتھ احادیث کے نمبرات ہیں اور مسند طیالسی و مسند زید کے لیے احادیث کے نمبرات اور باقی کے لیے اجزاء و صفحات، یا صرف صفحات کے نمبرات اور تمام کتب کے لیے رموز حروف ہجا سے ذکر کیے گئے ہیں۔مثلاً تشہد میں انگلی کے ذریعہ اشارہ والی حدیث کی نشان دہی یوں کی گئی ہے: (مس-ک ۱۵ اح ۱۴۷)۔اس کی توضیح یہ ہے کہ مسلم کی کتاب الحج کی ۱۴۷ نمبر کی حدیث ہے۔

اس طریق سے کام کے لیے مفید کتاب جامع الاصول بھی ہے جو ابن ماجہ کے بجائے موطا کے ساتھ

کی جامع ہے۔اس طرح یہ صحاح کی یکجا فہرست ہے۔اور حال ہی میں سعید بن زغلول نے ایک عظیم فہرست تیار کی ہے جس میں بڑی تعداد میں مصادر حدیث یکجا کیے گئے ہیں۔اس فہرست کا نام موسوعۃ اطراف الحدیث ہے جو شائع ہو چکی ہے لیکن ہنوز اس میں اضافہ کا کام جاری ہے۔

تیسرا طریقہ: موضوع حدیث

اگر ہمارے سامنے نہ تو حدیث کی سند ہو اور نہ ہی اس کا متن، بلکہ حدیث کا مضمون و مفہوم ذہن میں ہو تو ان کتابوں کی طرف مراجعت کرنی ہوگی جو موضوعات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہیں مثلاً:

(الف) جوامع مثلاً بخاری و مسلم

(ب) جوامع کے مستخرجات و مستدرکات

(ج) مجامع (یعنی دو یا دو سے زاید کتب کے مجموعے)

(د) کتب زوائد

(ہ) کتب سنن و مستخرجات سنن

(و) موطا و مصنفات

(ز) مفتاح کنوز السنۃ: یہ اس سلسلہ کی سب سے اہم کتاب بایں معنیٰ ہے کہ موضوعات کی بنیاد پر اس کو ۱۴ کتب حدیث کی روایات کی فہرست کے طور پر مرتب کیا گیا ہے ان چودہ کتابوں میں صحاح ستہ و موطا امام مالک کے علاوہ مسند احمد، مسند طیالسی، مسند زید بن علی، سنن دارمی اور سیرت ابن ہشام، مغازی واقدی، طبقات ابن سعد شامل ہیں، یہ کتاب مستشرقین کی تیار کردہ ہے، اس کو انگریزی سے عربی میں محمد فواد عبدالباقی نے منتقل کیا ہے۔کتاب کی ترتیب موضوعات کے اعتبار سے بایں طور پر قائم کی گئی ہے کہ مذکورہ بالا مصادر کی تمام احادیث کے مضامین کی نمائندگی کرنے والے الفاظ کو حروف ہجا پر مرتب کیا گیا ہے۔کتاب کو استعمال کرنے سے پہلے اس کے شروع میں اس سلسلہ کی جو ہدایات درج ہیں ان کو ملحوظ رکھا جائے، جو مختصراً یہ ہیں کہ مسلم کے علاوہ صحاح ستہ و سنن دامی کی روایات کے لیے کتب اور ابواب دونوں کے نمبر شمار ذکر کیے جاتے ہیں، مسلم و موطا کے لیے کتب کے نمبرات کے ساتھ احادیث کے نمبرات ہیں اور مسند طیالسی و مسند زید کے لیے احادیث کے نمبرات اور باقی کے لیے اجزاء و صفحات، یا صرف صفحات کے نمبرات اور تمام کتب کے لیے رموز حروف ہجا سے ذکر کیے گئے ہیں۔مثلاً تشہد میں انگلی کے ذریعہ اشارہ والی حدیث کی نشان دہی یوں کی گئی ہے: (مس-ک ۱۵ ح ۱۴۷)۔اس کی توضیح یہ ہے کہ مسلم کی کتاب الحج کی ۱۴۷ نمبر کی حدیث ہے۔

اس طریق سے کام کے لیے مفید کتاب جامع الاصول بھی ہے جو ابن ماجہ کے بجائے موطا کے ساتھ

صحاح ستہ کی جامع ہے اوراس میں ابواب کی ترتیب حروف ہجا کی بنیاد پر ہے اور جو اہم ابواب اصل ترتیب میں نہیں آسکے ہر حرف کے ابواب کے آخر میں ان کی فہرست ومواقع کا تذکرہ ہے اور اس وقت جو متداول نسخہ ہے اس کے حاشیہ میں اس کی جملہ احادیث کی تخریج بھی مذکور ہے جس میں ابن ماجہ کو بھی لیا گیا ہے۔ جامع الاصول ہی کے انداز پر کنز العمال بھی ہے وہ بھی جملہ ابواب کی جامع ہے اوراس کے کتب وابواب کو بھی بعض موضوعات کے پیش نظر حروف ہجا کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔

اس طریقۂ تخریج سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی جگہ موضوع سے متعلق متعدد احادیث مل جاتی ہیں جن کے الفاظ اگر چہ مختلف ہوتے ہیں مگر مضمون میں اشتراک ہوتا ہے۔ پھر ان احادیث کی اسانید کو لے کر کتب اطراف کی طرف مراجعت کر کے اس کے اور بھی طرق اوران کے اختلاف پر واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے تا کہ سند پر حکم لگانے میں سہولت ہو۔

چوتھا طریقہ: المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی:

اگر ہمارے سامنے حدیث کا پورا متن یا اس کے بعض اہم الفاظ ہوں تو اس کی تخریج کا طریقہ یہ ہے کہ اس حدیث کے ایسے الفاظ منتخب کر لیے جائیں جو کسی اعتبار سے اہمیت کے حامل ہوں پھر ان کے ماڈوں (ماخذ) کی مدد سے لغوی طریقہ پر المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی کی طرف مراجعت کی جائے، یہ ایک عظیم فہرست ہے، جسے مستشرقین نے ترتیب دیا ہے۔ اس میں نو کتابوں کی احادیث کو لیا گیا ہے جس میں صحاح ستہ کے علاوہ موطا، مسند امام احمد اور سنن دارمی ہے۔ حدیث کے ذکر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اصل ماخذ کے رمز مثلاً صحیح بخاری کے لیے "خ" مسلم کے لیے 'م' وغیرہ۔ یہ رموز معجم مفہرس کے ہر صفحہ کے نیچے درج ہوتے ہیں۔ رمز کے معا بعد مرکزی عنوان (مثلاً الصلاۃ، الزکاۃ) کی صراحت ہوتی ہے جس میں وہ حدیث ہوتی ہے۔ اس کے بعد ایک نمبر دیا جاتا ہے جو کسی باب کا ہوتا ہے۔ مسلم کے علاوہ صحاح ستہ کے لیے کتب کے نام اور ابواب کے نمبرات مذکور ہیں اور مسلم وموطا کے لیے کتب کے نام کے ساتھ احادیث کے نمبرات اور مسند احمد کے لیے اجزاء وصفحات کے نمبرات مذکور ہیں۔

حدیث کی نشان دہی کے لیے ایسے لفظ کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ وہ اسم یا فعل ہو، حرف وعلم نہ ہو، نیز قال وجاء جیسے بہ کثرت استعمال ہونے والے افعال واسماء کی بنیاد پر حدیث کے ماخذ کو نہیں ذکر کیا گیا، جن الفاظ کو لیا گیا ہے ان میں بھی یہ ترتیب ہے کہ اول فعل پھر اسماء کو ذکر کیا گیا ہے۔ افعال میں پہلے ثلاثی مجرد سے فعل ماضی کے تمام صیغوں کو اسی ترتیب کے ساتھ جو علم صرف میں ہوتی ہے، پھر فعل مضارع کے صیغے، پھر امر، پھر اسم فاعل، پھر مفعول، پھر مجرد کی طرح مزید کے افعال اوران کے صیغے، پھر اس مادہ سے دیگر اسماء ومشتقات وغیرہ

چیزیں ذکر کی گئیں ہیں۔ اسماء میں نحوی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ پہلے مرفوع پھر منصوب پھر مجرور کو ذکر کیا گیا ہے، مثلاً ایک معروف حدیث ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان اس میں من کن فیہ کو چھوڑ کر چاروں الفاظ لیے گئے ہیں اور باقی تین نہیں اوران کے پیش نظر حدیث کی نشان دہی یوں کی گئی ہے۔ ثلاث۔م ایمان ۶۶ و ۶۷ خ ایمان ۹ و ۱۴، اکراہ۔۱، (مسلم، کتاب الایمان کی حدیث ۶۶ اور ۶۷، بخاری کتاب الایمان کا باب ۹ اور ۱۴ و کتاب الاکراہ کا باب۔۱)

چونکہ ایک حدیث جو متعدد کتابوں میں ہو سب جگہ اس کے الفاظ یکساں نہیں ہوتے تھوڑا بہت فرق ہوتا ہے۔ کتاب میں اس کا بھی لحاظ ہے کہ سب سے پہلے جس ماخذ کا ذکر ہوتا ہے اس میں بعینہٖ وہی لفظ ہوتا ہے جس کو ماخذ کے ذکر کے لیے بنیاد بنایا گیا ہے۔

پانچواں طریقہ: متن حدیث میں وضع کا شبہ

متن حدیث میں غور کرنے سے پتہ چلے کہ وہ قرآن کریم کی کسی نص صریح سے معارض ہے یا سنۃ مشہورہ کے خلاف ہے یا عقل سلیم اسے قبول نہیں کرتی یا مسلمہ تاریخی حقائق سے میل نہیں کھاتی یا وہ حس و مشاہدہ کے خلاف ہے یا اس کے الفاظ و معانی میں ایسی سطحیت اور رکاکت ہے جس کا صدور آنحضرت ﷺ کے شان عالی سے بعید معلوم ہوتا ہے، تو یہ سب اس بات کی علامات ہیں کہ حدیث موضوع ہے۔ اس صورت میں ان کتابوں کی طرف مراجعت کی جائے گی جو موضوع روایات کی تحقیق کے لیے تصنیف کی گئی ہیں۔ جیسے : (الف) الموضوعات الکبریٰ، ابن جوزی (م۵۹۷ھ)۔ واضح رہے کہ وضع کا حکم لگانے میں ابن جوزی متشدد مانے گئے ہیں اس لیے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ دیگر نقاد حدیث نے ان کی موافقت کی ہے یا نہیں۔ (ب) اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، حافظ سیوطی (م۹۱۱ھ) یہ ابن جوزی کی مذکورہ کتاب کی تلخیص ہے، اس کتاب کے اکثر و بیشتر مقامات میں علامہ سیوطی ابن جوزی کی موافقت کرتے ہیں لیکن بہت سی روایات پر ان سے اختلاف بھی کرتے ہیں۔ یہاں بھی یہ بات واضح رہے کہ علامہ سیوطی حدیثوں کے رد و قبول میں تساہل مانے گئے ہیں۔ دونوں کتابوں کی ترتیب علمی مضامین پر ہے۔ (ج) تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ، ابوالحسن علی بن محمد الکنعانی (م۹۶۳ھ)۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر جامع ترین ہے اور اس کے مصنف حدیث پر وضع کا حکم لگانے میں معتدل مزاج کے حامل ہیں۔ (د) الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، ملاعلی القاری (م۱۰۱۴ھ)۔ موضوعات کبیر کے نام سے معروف ہے۔ (ہ) المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، حافظ ابن قیم (م۷۵۱ھ)۔

ان کتب میں روایات سے متعلق پوری تحقیقات مذکور ہوتی ہیں، مثلاً حدیث حب الوطن من الایمان

کے وضع وعدم وضع کی بابت تحقیق کے لیے ملاعلی قاری کی موضوعات کبیر کی طرف رجوع کیا جائے تو حرف ح کی احادیث میں اس کی تحقیق موجود ہے۔

تخریج شدہ مواد کی تشکیل:

حدیث تلاش کرنے والے کا مقصد اگر صرف اتنا ہو کہ یہ حدیث کہاں اور کن کن مصادر (کتب حدیث) میں ہے تو تخریج سے حاصل شدہ مواد کو قلم بند کرنے کا طریقہ یہ ہوگا: اول- کتاب کا نام (مثلاً) صحیح بخاری، دوم- مرکزی عنوان، (کتاب الصلاۃ) سوم- ذیلی عنوان، (مثلاً) باب صلاۃ الوتر- اگر زیر نظر کتاب میں حدیثوں کی نمبرنگ ہو تو حدیث نمبر بھی لکھ لینا چاہیے۔ یہ طریقہ حدیث کی صحاح ستہ، موطا امام مالک، مسند دارمی اور اس جیسی کتابوں کے لیے اپنایا جاتا ہے جو معروف ہیں اور ان میں حدیثیں کتاب و ابواب کی بنیاد پر جمع کی گئیں ہیں لیکن جو کتابیں اس طرز/علمی مضامین پر نہیں مدون کی گئیں ان کا طریقہ یہ ہوگا کہ اولاً جلد نمبر پھر صفحہ نمبر۔ اگر حدیث نمبر ہو تو اس کو بھی لکھ لینا چاہیے۔ اس سے اس کی طرف دوبارہ مراجعت کی صورت میں آسانی ہوگی اور وقت بچے گا۔ اگر مصادر کئی ہیں مثلاً ایک حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی تو مضبوط ترین مصدر/صحیح بخاری کو پہلے لکھا جائے گا پھر جو اس سے کم درجہ کا ہو مثلاً ابن ماجہ اور پھر کتاب و باب کا حوالہ، علی ہذا القیاس۔ اگر محدثین میں سے کسی نے حدیث کا درجہ بیان کیا ہو تو اجمالاً اس کو بھی لکھ لینا چاہیے، مثلاً: قال الترمذی "حسن، صحیح، ضعیف" وغیرہ۔

سند و رواۃ حدیث کے نقد کا طریقہ

بنیادی طور پر ذخیرہ حدیث میں دو طرح کی حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ (۱) وہ احادیث جو نقد و نظر کے مرحلے سے گذر چکی ہیں اور ائمہ حدیث کی جانب سے ان کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ صراحتاً یا دلالۃً ہو چکا ہے۔ ان میں ہمیں صرف یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ علماء نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے آگے ان پر نظر ثانی کی قطعاً گنجائش نہیں۔ (۲) وہ احادیث جن کے متعلق ائمہ حدیث کی جانب سے کوئی تصریح یا دلالت نہیں پائی جاتی۔ یا تصریح تو ہے مگر معتمد علماء کی نہیں یا خود معتمد علماء میں ان کی بابت کوئی اختلاف ہے۔ بحث و تحقیق کی ضرورت ان ہی احادیث و اسانید میں ہوتی ہے۔ احادیث کے ذخیرہ میں ایک حصہ اب بھی ایسی حدیثوں کا ہے۔

نقد رجال کا طریقہ:

نقد رجال کا مطلب حدیث کے راویوں کے اندر ان شرائط کا پتہ لگانا ہوتا ہے جن پر حدیث کی صحت و ضعف کا انحصار ہے اور اس بات کی تحقیق کہ سند میں واقع کون کون راوی ان شرائط کی نسبت سے کس معیار پر ہیں

تاکہ حدیث کا صحیح مقام ومرتبہ معلوم ہوسکے۔ وہ شرائط اصولی طور پر پانچ ہیں: عدالت، ضبط، اتصال سند، سند ومتن کا عدم شذوذ اور علت سے خالی ہونا۔

عدالت وضبط:

راوی کی عدالت اور ضبط کا علم راوی کے ان احوال کے ذریعہ ہوگا جن کو علماء جرح وتعدیل نے رجال کی کتابوں میں تراجم کے عنوان سے جمع کیا ہے۔ چونکہ یہ دونوں اولین شرائط ہیں اس لیے نقد کی غرض سے سب سے پہلے تراجم پر نظر کرنی ہوگی۔

تراجم پر نظر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ محدثین نے رواۃ کے تراجم/ احوال زندگی واحوال علمی سے متعلق بہت سی کتابیں مختلف انداز پر لکھی ہیں۔ جس راوی سے متعلق تحقیق کرنی ہو اگر پہلے سے اس سے متعلق کوئی معلومات ہو جس کو بنیاد بنا کر رجال کی کتابیں ترتیب دی گئی ہیں مثلاً یہ کہ راوی صحاح ستہ کا ہے یا کسی خاص علاقہ و طبقہ کا یا اس کی بابت محدثین نے کچھ کلام کیا ہے تو اس حال کو سامنے رکھ کر اس کے مناسب کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے گا اور اگر ایسے کسی حال کا علم نہ ہو تو کتب تراجم کی فہارس میں اس کا نام تلاش کرنا ہوگا۔ نام مل جانے کے بعد اس کے ترجمہ کو دیکھنا ہوگا۔ کتب رجال کی فہارس حروف ہجا کے اعتبار سے بنائی گئی ہیں مثلاً صحیح بخاری و مسلم، ترمذی و ابوداؤد، نسائی و ابن ماجہ کے رواۃ کے تراجم کے لیے ابن حجر کی تہذیب التہذیب اور تقریب التہذیب اور امام ذہبی کی الکاشف اور خزرجی کی خلاصۃ تہذیب تہذیب الکمال دیکھنی چاہیے۔ ملکوں اور مقامات کی بنیاد پر تراجم کے جاننے کے لیے تاریخ بغداد (خطیب کی) تاریخ جرجان (ابوالقاسم سہمی م ۴۲۷ھ کی)، مختصر طبقات علماء افریقہ وتونس (محمد بن احمد قیروانی م ۳۳۳ھ کی) کتاب دیکھنی چاہیے۔ طبقات کی بنیاد پر تراجم کی معلومات کے لیے طبقات کبریٰ ابن سعد کی اور طبقات کبریٰ تقی الدین سبکی شافعی کی، اور رواۃ کے مخصوص احوال کی نسبت سے ضعفاء وثقات سے متعلق مخصوص کتب، مثلاً امام بخاری کی کتاب الضعفاء، ابن عدی کی الکامل اور امام ذہبی کی میزان الاعتدال اور حافظ ابن حجر کی لسان المیزان۔ ثقات میں خلیل شاہین اور ابن حبان کی کتاب الثقات، حافظ ذہبی کی تذکرۃ الحفاظ، اسی طرح جامع بین الثقات والضعفاء میں امام جوزقانی کی کتاب الجرح والتعدیل۔ ابن کثیر کی کتاب التکمیل فی معرفۃ الثقاۃ والضعفاء والمجاہیل دیکھنی چاہیے۔ اور جب مطلوبہ راوی کا ترجمہ کسی کتاب میں مل جائے تو اس کے ترجمہ سے یہ معلوم ہوجائے گا کہ صاحب کتاب نے اس کی عدالت اور ضبط سے متعلق کیا کہا ہے۔

(جاری ہے)